میت سے لیا گیا قرض کیا ایک وارث معاف کر سکتا ہے؟

مجیب: ابو شاھد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3592

تاریخ اجراء: 25 شعبان المعظم 1446ھ/24 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے اپنے چچا سے پچاس ہزار قرض لیے۔ چچا کا انتقال ہو گیا۔ چچا نے کوئی وصیت بھی نہیں کی۔ اب چچی اس قرض کو معاف کرتی ہے، تو کیا اس چچی کو قرض معاف کرنا چاہیے، حالانکہ چچا کے دیگر ورثاء بھی موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چچا سے لیا گیا قرض اس کی وفات کے بعد دوسری جائیداد کی طرح، تمام ورثاء کے شرعی حصوں کے مطابق ان کی ملک ہے، چچی کے لیے جائز نہیں کہ وہ تمام قرض معاف کرے، اور نہ اس کے سارا معاف کرنے سے سارا معاف ہو گا، کیونکہ اس قرض میں دوسرے ورثاء کا بھی حق ہے اور کسی کی ملک میں بغیر اس کی اجازت تصرف کرنا جائز نہیں اور نہ بغیر اجازت ایسا تصرف نافذ ہوتا ہے۔ ہاں! چچی اگر اپنی خوشی سے چاہے تو فقط اپنے حصے کے قرض کو معاف کر سکتی ہے۔

مرحوم کا قرض جو کسی شخص کے ذمہ ہوتا ہے وہ اس کی موت کے بعد وراثت بن کر تمام ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوتا ہے جیسا کہ مجلہ میں ہے "کما ان اعیان المتوفی المتروکۃ مشترکۃ بین الورثۃ علی حسب حصصھم کذلک یکون الدین الذی لہ فی ذمۃ شخص مشترکا بینھم علی حسب حصصھم "یعنی: جس طرح مرنے والے کا سامان ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق مشترک ہوتا ہے اسی طرح میت کا وہ قرضہ جو کسی شخص کے ذمہ تھا وہ بھی ان ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق مشترک ہو گا۔ (شرح مجلہ، جلد4، صفحہ31، المادۃ1092، مطبوعہ کوئٹہ)

خاتم المحققین، امام اجل، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1252ھ) فرماتے ہیں: "فلو علمھم لزمہ الدفع إلیھم؛ لأن الدین صار حقھم "یعنی: اگر (مقروض) قرض دینے والے کے ورثاء کو جانتا ہو تو قرض

انہیں دینالازم ہے کیونکہ قرض اب ان کا حق بن چکا ہے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب اللقطة، ج4، ص283، دار الفکر، بیروت)

غیر کی ملک میں تصرف جائز نہیں، جیسا کہ امام علاء الدین ابو بکر بن سعود الکاسانی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات :587ھ) فرماتے ہیں: "لا یجوز التصرف فی ملک الغیر بغیر إذنه "یعنی: غیر کی ملک میں اُس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا، جائز نہیں ہے۔(بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل بیان شرائط الجواز والنفاذ، جلد2، صفحہ234، مطبوعہ بیروت)

"بدائع الصنائع" میں ہے کہ "وإذا کان الدین حقا للغیر فلا یسقط إلا بإسقاط من له الحق أو بوجود ما یقوم مقامه شرعا" ترجمہ: جب قرض کسی دوسرے کا حق ہو تو وہ صرف اسی کے معاف کرنے سے ساقط ہو گا یا ایسی صورت میں جو شرعی طور پر اس کے قائم مقام ہو۔(بدائع الصنائع، جلد6، ص12، مطبوعہ: بیروت)

"المبسوط" میں ہے کہ "وإن قال لرجل أبرأتک عن دین فلان علیک لم یبرأ لأنه إبراء من غیر مالک الحق فلا یصح کما لو أبرأ الأجنبي عن مال غیره" ترجمہ: اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں نے تمہیں فلاں شخص کا قرض معاف کر دیا، تو وہ مقروض بری نہیں ہو گا، کیونکہ یہ حق کے مالک کے بغیر معافی دینا ہے، جو درست نہیں، جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کے مال کو از خود معاف نہیں کر سکتا۔"(المبسوط، جلد14، ص59، مطبوعہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net